Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون ۴۴۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَلٰی اَبْوَابِ مَقَامِ مَحْمُوْدٍ

روزنامہ الفضل ربوہ

یومِ جمعہ

The Daily ALFAZL RABWAH

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

قیمت فی پرچہ ۴۵ پیسے

جلد ۳۵ | ۱۰ شعبان ۱۴۰۱ھ ۔ ۱۳ احسان ۱۳۶۰ ۔ ۱۳ جون ۱۹۸۱ء | نمبر ۱۳۳

ارشاداتِ عالیہ سیدنا حضرت اقدس

ابتلا آنا ایمان کی شرط ہے

ایمان لانے کے بعد اگر آسائش آجائے تو اندیشہ کرنا چاہیئے کہ ایمان صحیح نہیں

"خدا تعالیٰ کے مامور پر ایمان لانے کے ساتھ ابتلا ضروری ہے۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ احسب الناس ان یترکوا ان یقولوا امنا وھم لا یفتنون۔ کیا لوگوں نے سمجھا کہ چھوڑے جائیں گے۔ یہ کہنے پر کہ ہم ایمان لائے اور آزمائے نہ جائیں گے۔ گویا ایمان کی شرط ہے آزمایا جانا۔ صحابہ کرام کیسے آزمائے گئے۔ ان کی قوم نے طرح طرح کے عذاب دیئے۔ ان کے اموال پر بھی ابتلا آئے، جانوں پر بھی خویش و اقارب پر بھی۔ اگر ایمان لانے کے بعد آسائش کی زندگی آجاوے تو اندیشہ کرنا چاہیئے کہ میرا ایمان صحیح نہیں۔ کیونکہ یہ سنت اللہ کے خلاف ہے کہ مومن پر ابتلا نہ آئے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے بڑھ کر کوئی نہیں ہو سکتا۔ وہ جب نبی رسالت پر ایمان لائے تو اسی وقت سے مصائب کا سلسلہ شروع ہو گیا۔ عزیزوں سے جدا ہوئے۔ میل ملاپ بند کیا گیا۔ ملک سے نکالے گئے۔ دشمنوں نے زہر تک دے دیا۔ تلواروں کے سامنے زخم کھائے۔ اخیر عمر تک یہی حال رہا۔ پس جب ہمارے مقتدا و پیشوا کے ساتھ ایسا ہوا۔ تو پھر اس پر ایمان لانے والے کون ہیں جو بچے رہے۔ ایسے ابتلا جب آویں تو مردانہ طریق سے ان کا مقابلہ کرنا چاہیئے۔

ابتلا اسی واسطے آتے ہیں کہ صادق جدا ہو جائے اور کاذب جدا۔ خدا رحیم ہے مگر وہ غنی اور بے نیاز بھی ہے۔ جب انسان اپنے ایمان کو استقامت کے ساتھ مدد نہ دے تو خدا تعالیٰ کی مدد بھی منقطع ہو جاتی ہے۔ بعض آدمی صرف اتنی سی بات سے دہریہ ہو جاتے ہیں۔ کہ ان کا لڑکا مر گیا یا بیوی مر گئی۔ یا رزق کی تنگی ہو گئی۔ حالانکہ یہ ایک ابتلا تھا۔ جس میں پورا نکلتے تو انہیں اس سے بڑھ کر دیا جاتا۔ اور رزق کی تنگی سے پراگندہ دل ہونا مومن کا کام، متقی کا شیوہ نہیں۔" (ملفوظات جلد دہم صفحہ ۱۲۴)

"ایک روایت میں آیا ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے گیارہ لڑکے فوت ہوئے۔ انبیاء اور رسل کو جو بڑے بڑے مقام ملتے ہیں وہ ایسی معمولی باتوں سے نہیں مل جاتے۔ جو نرمی سے اور آسانی سے پوری ہو جائیں۔ بلکہ ان پر بھاری ابتلا اور امتحان وارد ہوئے جن میں وہ صبر اور استقلال کے ساتھ کامیاب ہوئے۔ تب خدا تعالیٰ کی طرف سے ان کو بڑے بڑے درجات نصیب ہوئے۔"

(ملفوظات دہم صفحہ ۸۵)

اخبار احمدیہ

۔۔۔ ربوہ ۱۰ احسان / جون۔ سیدنا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز آجکل اسلام آباد میں قیام فرما ہیں۔ حضور کی صحت کے بارے میں جناب امیر صاحب مقامی محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب کی خدمت میں آمدہ ۔ جون کی اطلاع کے مطابق

حضور کی صحت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ

احباب کرام التزام اور توجہ سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولیٰ کریم شافی مطلق ہمارے پیارے امام ایدہ اللہ کو ہمیشہ ہی صحت و سلامتی اور خیر و عافیت سے رکھے۔ آپ کے مقاصد و منصوبہ میں برکات نازل کرے۔ اور اپنے فرشتوں کی تائید و حمایت سے نوازتا رہے۔ آمین

۔۔۔ حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کمزوری اور ضعف کی وجہ سے بدستور ناساز ہے۔

احباب کرام التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے خاص فضل و کرم سے حضرت سیدہ ممدوحہ کو صحت کامل عطا کرے۔ اور آپ کا بابرکت سایہ تادیر ہمارے سروں پر سلامت رکھے۔ آمین۔

زمیندار جماعتیں لازمی چندہ جات ادا فرما کر عند اللہ ماجور ہوں

(ناظر بیت المال آمد ربوہ)

موسم گرما کی تعطیلات اور وقف عارضی

اساتذہ پروفیسرات اور طلباء متوجہ ہوں

حضور فرماتے ہیں:۔

"کالجوں کے پروفیسر اور لیکچرار اور سکولوں کے اساتذہ، کالجوں کے سمجھدار طلباء بھی اپنی رخصتوں کے ایام اس منصوبہ کے ماتحت کام کرنے کے لئے پیش کریں۔ سکولوں کے بعض طلباء ایسے ہوتے ہیں جو اپنی صحت اور عمر کے لحاظ سے اس قابل ہوتے ہیں کہ اس قسم کی ذمہ داریاں ادا کر سکیں۔ ان کو بھی اپنے نام اس تحریک کے سلسلہ میں پیش کر دینے چاہئیں بشرطیکہ وہ اپنا خرچ برداشت کر سکتے ہوں۔"

نیز فرمایا:

"میں طالب علموں سے خاص طور پر کہتا ہوں کہ چونکہ گرمیوں کی چھٹیاں آرہی ہیں۔ وہ ضرور وقف عارضی پر جائیں ان کا علم بڑھے گا دیہات کے لوگوں کے لئے انہیں نمونہ بننے کی کوشش کرنی پڑے گی اور اگر نوجوان ان کے لئے نمونہ بنیں گے۔ تو ان پر بڑا اثر ہوگا۔"

(روزنامہ الفضل ۱۲ فروری ۱۹۷۷ء)

پروفیسر صاحبان، لیکچرار، اساتذہ اور طلباء سے گزارش ہے کہ وہ ان رخصتوں کے ایام میں اس مبارک تحریک پر لبیک کہتے ہوئے کم از کم پندرہ ایام کے لئے اپنے آپ کو وقف کریں اور دفتر ہذا کو اپنے نام بھجوائیں۔

فارم وقف عارضی مقامی مربی یا دفتر ہذا سے منگوائے جا سکتے ہیں۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد تعلیم القرآن وقف عارضی)

پبلشر: مسعود احمد ۔ پرنٹر: سید عبدالحی ۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ۔ مقام اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

روزنامہ الفضل ربوہ

۱۰ر شعبان ۱۴۰۱ھ

۱۳ر احسان ۱۳۶۰ ہش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عدل کی راہ میں سب سے بڑی رکاوٹ

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ظلم کے استیصال اور صلح کاری اور امن و آشتی کے قیام کے لئے عدل کو ہر طور لازم پکڑنے پر بہت زور دیا ہے اور یہ امر ذہن نشین کرایا ہے کہ شریعت میں ہر کسی کے حقوق مقرر کر دیئے گئے ہیں۔ عدل کا تقاضا یہ ہے کہ ہر کسی کو (خواہ وہ دوست ہو یا دشمن اپنا ہو یا غیر) اُس کے جملہ حقوق ادا کئے جائیں کسی کے بھی حقوق غصب نہ ہوں، اگر حقوق غصب کئے جائیں گے تو اس سے ظلم کا دروازہ کھلے گا اور امن و آشتی کی فضا مکدر ہوئے بغیر نہ رہے گی۔

عدل کی راہ میں سب سے بڑی روک یہ واقع ہوتی ہے کہ لوگ خدائی احکام کی پیروی کئے بغیر دوسروں کے ساتھ اپنی مرضی اور خواہش کے مطابق سلوک کرنا چاہتے ہیں اور صاحب اختیار کو بھی مجبور کرتے ہیں کہ وہ خدائی احکام کو پس پشت ڈالتے ہوئے لوگوں کی مرضی کے مطابق فیصلے کریں اسی سے اکثریت کی مرضی ٹھونسنے اور دوسروں کے ساتھ ظلم روا رکھنے کا شاخسانہ پیدا ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس سے بہت سختی سے منع کیا ہے اور فرمایا ہے کہ ہر صاحب امر کا یہ فرض ہے کہ وہ نہ یہ دیکھے کہ اس کی اپنی مرضی کیا ہے اور نہ یہ دیکھے کہ لوگ کیا چاہتے ہیں بلکہ خدا نے ہر کسی کے جو حقوق مقرر کئے ہیں ان کی ادائیگی کا اہتمام کرے اور خدائی احکام کے مطابق فیصلے صادر کرے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اس ضمن میں دو ہدایتیں دی ہیں، اوّل یہ کہ:۔

فَاحْكُمْ بَيْنَ النَّاسِ بِالْحَقِّ وَلَا تَتَّبِعِ الْهَوٰى فَيُضِلَّكَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؕ اِنَّ الَّذِيْنَ يَضِلُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيْدٌ بِمَا نَسُوْا يَوْمَ الْحِسَابِ ۝

(ص ۳ آیت ۲۷)

ترجمہ:۔ پس تو لوگوں میں انصاف کے ساتھ حکم کر اور اپنی خواہش کی پیروی مت کر وہ تجھے اللہ کے راستہ سے بھٹکا دے گی۔ وہ لوگ جو (فیصلہ کرتے وقت) اللہ کی راہ سے بھٹک جاتے ہیں ان کو سخت عذاب ملتا ہے کیونکہ وہ حساب کے دن کو بھلا بیٹھتے ہیں۔

اس ضمن میں دوسری ہدایت اللہ تعالیٰ نے یہ دی ہے:۔

وَاَنِ احْكُمْ بَيْنَهُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ وَلَا تَتَّبِعْ اَهْوَآءَهُمْ وَاحْذَرْهُمْ اَنْ يَّفْتِنُوْكَ عَنْۢ بَعْضِ مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ اِلَيْكَ ؕ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاعْلَمْ اَنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ اَنْ يُّصِيْبَهُمْ بِبَعْضِ ذُنُوْبِهِمْ ؕ وَاِنَّ كَثِيْرًا مِّنَ النَّاسِ لَفٰسِقُوْنَ ۝

(المائدہ آیت: ۵۰)

ترجمہ:۔ تو ان کے درمیان اس کلام کے ذریعہ فیصلہ کر جو اللہ نے اتارا ہے اور تو (فیصلہ کرنے میں) ان کی خواہشات کی پیروی نہ کر اور ان سے ہوشیار رہ کہ وہ تجھے فتنہ میں ڈال کر اللہ کے اتارے ہوئے کلام سے دُور نہ لے جائیں۔ پھر اگر وہ پھر جائیں تو جان لے کہ اللہ چاہتا ہے کہ انہیں ان کے بعض گناہوں کی وجہ سے سزا دے۔ اور لوگوں میں سے اکثر نافرمان ہیں۔

ان آیات سے ظاہر ہے کہ دوسروں کے متعلق کوئی فیصلہ کرنے میں نہ اپنی خواہش کی پیروی کی اجازت ہے اور نہ لوگوں کی خواہشات کے مطابق دھاندلی کرنے کی اجازت ہے بلکہ ضروری ہے کہ خدائی حکم کے عین مطابق پورا پورا انصاف کیا جائے تاکہ کسی کا بھی حق غصب نہ ہو۔ جو بھی عدل کی راہ چھوڑ کر اپنی مرضی چلائے گا وہ خدا کی راہ میں مستحق سزا ٹھہرے گا۔ مثال کے طور پر اللہ تعالیٰ تو کہتا ہے کہ اپنے تو پھر اپنے ہیں ان کے علاوہ جنہیں تم اپنا دشمن سمجھتے ہو ان کے حقوق کا بھی احترام کرو اور ناانصافی کے مرتکب نہ ہو لیکن اگر لوگ یہ کہنے لگیں کہ چونکہ ہمارے اور ان کے درمیان اختلاف ہے اور ہم ان کے مخالف ہیں اس لئے انہیں ان کا حق نہ دیا جائے اور ہماری مرضی کے مطابق ان کے ساتھ ظلم روا رکھا جائے تو یہ امر خدا تعالیٰ کی نگاہ میں سخت ناپسندیدہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ایسے لوگوں کو نافرمان اور فاسق قرار دیا ہے۔ چنانچہ فرماتا ہے:۔

(۱) وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ۝

(المائدہ آیت: ۴۸)

ترجمہ:۔ اور جو (لوگ) اس کلام کے مطابق فیصلہ نہ کریں جو اللہ نے اتارا ہے تو وہ (پکے) نافرمان ہیں۔

(۲) وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ۝

(المائدہ آیت: ۴۶)

ترجمہ:۔ اور جو (لوگ) اس کلام کے مطابق فیصلہ نہ کریں جو اللہ نے اتارا ہے تو وہ (حقیقی) ظالم ہیں۔

اور ظالموں کے متعلق اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں بار بار یہ فرمایا ہے کہ ظالم لوگ کبھی اپنے مقصد میں کامیاب نہیں ہوتے اور فلاح کا منہ دیکھنا انہیں کبھی نصیب نہیں ہوتا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

اِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الظّٰلِمُوْنَ ۝

(الانعام آیت ۲۲، یونس: ۲۴، القصص: ۳۸)

ترجمہ:۔ سچی بات یہ ہے کہ ظالم کبھی کامیاب نہیں ہوتے۔

الغرض اسلام کی رُو سے عدل ایک نہایت ہی بنیادی خلق ہے۔ اسلام نے نہ صرف بلا استثناء ہر ایک کے ساتھ عدل کرنے کا حکم دیا ہے بلکہ خواہشات کی پیروی نہ کرنے اور خدائی احکام کے بموجب سب کے حقوق ادا کرنے کا حکم دے کر عدل کی راہ میں حائل ہونے والی سب سے بڑی رکاوٹ کا بھی پورا پورا سدّباب فرمایا ہے۔ خواہشات نفس کی پیروی ہی عدل کے راستہ سے ہٹانے کا موجب ہوا کرتی ہے۔ اسلام نے خواہشات نفس کی پیروی سے سختی کے ساتھ منع کرنے کے علاوہ اس کی مضرت کو بھی بڑی وضاحت سے بیان کیا ہے تاکہ لوگ خواہشات کی پیروی سے بچیں اور خدائی احکام کی پیروی میں بہر طور عدل کی راہ پر گامزن رہیں۔

امراء اصحاب/صدران کرام کی خدمت میں ضروری گزارش

صدر انجمن احمدیہ کا مالی سال رواں ۳۰ر جون ۱۳۶۰ ہش / ۱۹۸۱ء کو ختم ہوگا اس لئے آپ سے درخواست ہے کہ

ہر دوست جن میں انکی اصل آمد پر شرح کے مطابق لازمی چندہ جات (چندہ عام۔ حصہ آمد اور چندہ جلسہ سالانہ) وصول فرمائے جائیں۔

زمیندار اصحاب سے فصل ربیع کی آمد پر لازمی چندہ جات (چندہ عام۔ حصہ آمد اور چندہ جلسہ سالانہ) وصول فرمانے کا اہتمام فرمایا جائے۔

سال رواں کی جملہ وصول شدہ رقوم ۳۰ر جون ۱۹۸۱ء قبل دوپہر ۱۱ بجے تک ربوہ میں صدر انجمن احمدیہ کے خزانہ میں جمع کرا دی جائیں۔

(ناظر بیت المال آمد۔ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آل شری لنکا احمدیہ سالانہ کانفرنس

سے انہیں سرفراز

سیدنا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا روح پرور دعائیہ برقی پیغام

فرماتے رہے

محترم وکیل الاعلیٰ والتبشیر ربوہ کی تشریف آوری

مکرم مولوی محمد عمر صاحب مبلغ انچارج احمدیہ مشن شری لنکا - کولمبو

مورخہ ۳ر مئی ۱۹۸۱ء کا دن شری لنکا کے تمام احمدی احباب و مستورات کے لئے ایک پُرمسرت عید کا دن تھا اس دن تمام بچے جوان بوڑھے اور مستورات نہایت خوشی اور مسرت سے جوق در جوق احمدیہ مسجد میں جمع ہو رہے تھے ان کی یہ خوشی صرف اسلئے نہیں تھی کہ اس دن ان کا سالانہ جلسہ ہے بلکہ اس لئے بھی کہ ان کے محبوب آقا سیدنا حضرت مصلح موعود کے لختِ جگر اور اپنے پیارے امام حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے برادر اصغر محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل الاعلیٰ والتبشیر ربوہ اس دن ان کے درمیان رونق افروز ہوئے اور اپنے قیمتی نصائح

خدا تعالیٰ نے ہمیں نہایت شاندار اور بہت کامیاب جلسہ منعقد کرنے کی توفیق عطا فرمائی اس کی مختصر روئیداد درج ذیل ہے -

اجتماع لجنہ اماء اللہ مورخہ ۲ر مئی بروز ہفتہ بعد نماز عصر مسجد احمدیہ نگمبو کے عورتوں والے حصہ میں لجنہ اماء اللہ کا جلسہ محترمہ صدر صاحبہ کی زیر صدارت منعقد ہوا - مختلف تقریروں کے بعد لجنہ اماء اللہ اور ناصرات الاحمدیہ کی ممبرات کا قرأت - نظم اور تقریروں کا مقابلہ ہوا - یہ جلسہ مغرب و عشاء کی نمازوں کے بعد نہایت کامیابی سے اختتام پذیر ہوا - اس میں نگمبو کے علاوہ

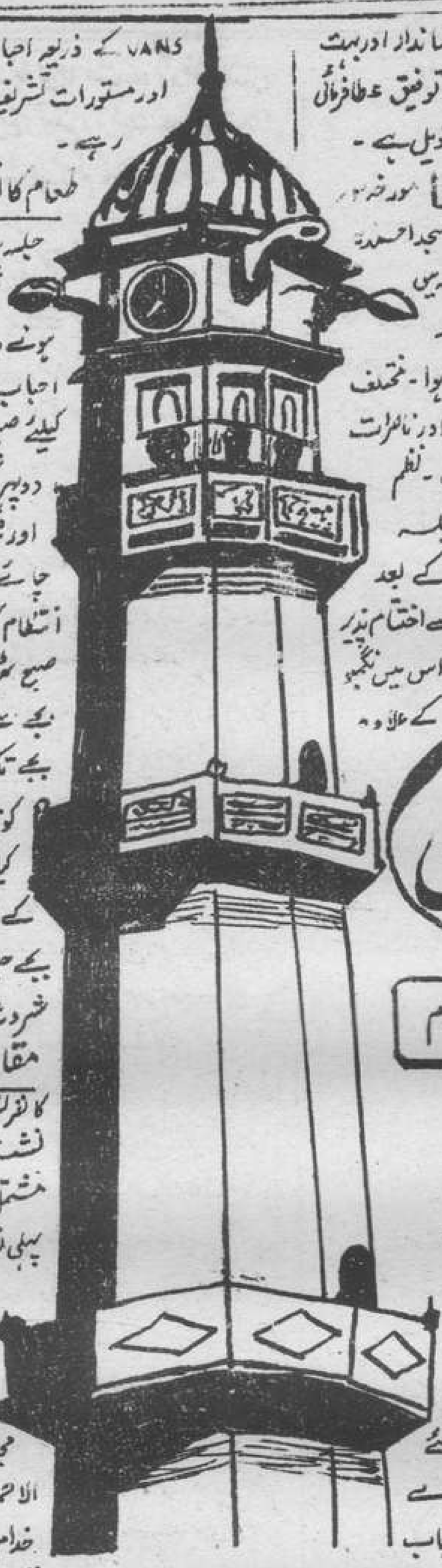

مضافات کی جماعتوں سے بھی مستورات آئی ہوئی تھیں

تہجد اور درس القرآن کانفرنس میں شرکت کے لئے کولمبو - یسیاد - یو لہ نارو سے پیلم اور کمبلہ سے احمدی احباب تشریف لائے ہوئے تھے ان احباب کے علاوہ نگمبو کے بھی کثیر تعداد میں احباب مسجد میں ہی شب باشی کی تاکہ تہجد کی نماز میں شریک ہو سکیں - ٹھیک ۴ بجے خاکسار کی زیر اقتداء تہجد کی نماز باجماعت ادا کی گئی جس میں اسلام کے عالمگیر غلبہ کے لئے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے تمام منصوبوں کی کامیابی کیلئے اور حضور اقدس کی صحت و سلامتی اور درازی عمر کے لئے اور احباب جماعت کی دینی و دنیاوی ترقیات کے لئے پُرسوز دعا کی گئی خدا تعالیٰ محض اپنے فضل سے ان دعاؤں کو شرفِ قبولیت عطا فرمائے آمین - تہجد اور فجر کی نمازوں کے بعد خاکسار نے سورۃ الرحمٰن کے آخری رکوع کی تلاوت کی اور عباد الرحمٰن کی علامات کی تشریح و تفسیر کرتے ہوئے قرآن مجید کا درس دیا -

اس کے بعد احباب جماعت اپنی ضروریات سے فراغت کے بعد پھر مسجد میں جمع ہوئے اُس وقت تک کولمبو سے موٹر کاروں اور

VANS کے ذریعہ احباب جماعت اور مستورات تشریف لاتے رہے -

طعام کا انتظام جلسہ سالانہ میں شریک ہونے والے تمام احباب و مستورات کیلئے صبح کا ناشتہ دوپہر کے کھانے اور شام کی چائے کا بہترین انتظام کیا گیا تھا صبح ٹھیک ۷½ بجے سے ۸½ بجے تک سب کو ناشتہ پیش کیا گیا اس کے بعد ۸½ بجے جلسہ کی کارروائی شروع کی گئی -

مقابلہ یہ کانفرنس دو نشستوں پر مشتمل رہی - پہلی نشست میں صبح ۸½ بجے تا ۱۲½ مجالس اطفال الاحمدیہ اور خدام الاحمدیہ کے قرأت قرآن مجید - نظم خوانی اور تقریروں کا مقابلہ ہوا - بعد دوپہر ۲ بجے تا ۶ بجے شام تقریری پروگرام اور محترم صاحبزادہ صاحب کے خطاب پر مشتمل دوسری نشست ہوئی -

حسب پروگرام پہلی نشست خاکسار کی زیر صدارت مکرم ابوالحسن صاحب کی تلاوت قرآن مجید کے ساتھ شروع ہوئی خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے ۶۰ کے قریب خدام و اطفال نے اس مقابلوں میں شرکت کی - یہ پروگرام نہایت شاندار دلچسپ اور ایمان افروز تھا - تلاوت و نظم خوانی کے علاوہ تامل - انگریزی سنہالی زبانوں میں تقریری مقابلے ہوئے یہ دلچسپ پروگرام جو

مسابقت الی الخیر کے قرآنی ارشاد کے مطابق تھا چار گھنٹے تک جاری رہا

کُلُوْا جَمِیْعًا ظہر و عصر کی نمازوں کی ادائیگی کے بعد تمام حاضرین اور مستورات کی خدمت میں نہایت پُرتکلف کھانا پیش کیا گیا - کُلُوْا جَمِیْعًا کے اس پروگرام میں ۵۰۰ سے زائد مرد و زن نے شرکت کی -

دوسری نشست ٹھیک ۲ بجے خاکسار کی زیر صدارت دوسرا اجلاس مکرم نثار احمد صاحب کی تلاوت قرآن کریم اور مکرم محمد صادق صاحب صدر جماعت احمدیہ نگمبو کی نظم کے ساتھ شروع ہوا

حضور اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ کا پیغام

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہِ نوازش اس جلسہ کے لئے مندرجہ ذیل روح پرور دعائیہ پیغام بذریعہ ٹیلیگرام ارسال فرمایا تھا

• آپ لوگوں کے سالانہ کانفرنس کے انعقاد پر مبارکباد پیش کرتا ہوں خدا تعالیٰ آپ لوگوں کو قرآنی تعلیمات کے مطابق زندگی گذارنے اور ان پر عمل کرنے اور پیار و محبت کے ساتھ اور استقامت کے ساتھ نیک نمونہ قائم کرنے کی توفیق عطا فرمائے آمین .

افتتاحی تقریر مکرم ایم - ای - ایم حسن صاحب صدر آل شری لنکا احمدیہ سنٹرل کمیٹی نے اپنی افتتاحی تقریر میں جماعت احمدیہ کے قیام کے اغراض و مقاصد اور ان مقاصد میں کامیابی پر مختصر روشنی ڈالی -

اس کے بعد خاکسار نے اپنی ابتدائی صدارتی تقریر میں بتایا کہ ہماری یہ کانفرنس پندرہویں صدی کی پہلی کانفرنس ہونے کی وجہ سے تاریخی اہمیت رکھتی ہے اور پندرہویں صدی پیشگوئیوں کے مطابق اسلام کے عالمگیر غلبہ کی صدی ہے خاکسار نے اپنی تقریر کے آخر میں

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ

کے متعلق حضور اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ کی ایک رؤیا کا ذکر کرنے کے بعد تمام حاضرین سمیت گیارہ دفعہ

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ

کا ورد کیا -

تقسیم انعامات اس کے بعد ان تمام اطفال و خدام کو جو مختلف مقابلوں میں اول دوم اور سوم آئے تھے قیمتی انعامات مع خوبصورت سندات تقسیم کئے گئے - لجنہ اماء و ناصرات کے انعامات حاصل کرنے والی بہنوں اور بچیوں کو انعامات و سندات عورتوں کے حصہ میں بھجوائے گئے -

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تقاریر اس کے بعد تقاریر کا آغاز ہوا۔ مکرم ایم۔ ایم عبدالقادر صاحب مکرم ایم۔ ایم محمود احمد صاحب۔ مکرم مولوی محمد مرزوق صاحب اور مکرم مسینی محمد صاحب نے علی الترتیب صداقت حضرت اقدس۔ مسئلہ ختم نبوت۔ وفات مسیح علیہ السلام اور علامات مہدی کے عناوین کے تحت بہت عمدہ اور پُر از معلومات تقریریں کیں۔

تقاریر کا اختتام ہوتے ہی محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب بعد میں تشریف لے آئے۔

سپاسنامہ اس وقت مکرم محمد رفیع الدین صاحب جنرل سیکرٹری سنٹرل کمیٹی نے محترم صاحبزادہ صاحب کی خدمت میں جماعت احمدیہ شری لنکا کی طرف سے سپاسنامہ پیش کیا

محترم صاحبزادہ صاحب کا خطاب

اس کے بعد محترم صاحبزادہ صاحب نے قریباً ایک گھنٹہ اردو زبان میں نہایت مؤثر اور ایمان افروز تقریر فرمائی آپ نے سب سے پہلے سورۃ النحل کی آیت

وَاَوْفُوْا بِعَهْدِ اللّٰهِ اِذَا عٰهَدْتُّمْ ..... الخ

کی تلاوت اور اس کی تشریح کرتے ہوئے بتایا کہ ان آیات میں خدا نے ایسی جماعتوں کو وعید کی ہے کہ تم اپنے ایمان کے بعد اور ایک ایسے نظام میں پرو دئے جانے کے بعد اس پر مضبوطی سے قائم رہو اور اسے منتشر اور پراگندہ مت ہونے دو۔ آپ نے فرمایا کہ تاریخ احمدیت میں سیلون کو ایک مقام حاصل ہے۔ وہ اس لئے کہ ساری دنیا میں حضرت اقدس کے زمانہ میں (ہندوستان کے بعد) سیلون دوسرا مقام ہے جہاں دو افراد کو بیعت کرنے کی توفیق ملی۔ اس کے بعد ۱۹۱۵ء میں حضرت مصلح موعود کے عہد سعادت کی ابتدا میں حضرت اقدس کے ایک ساتھی حضرت صوفی غلام محمد صاحب مبلغ کی حیثیت سے یہاں تشریف لائے اور باقاعدہ مشن کا قیام ہوا۔ اس کے بعد بھی محترم مفتی محمد صادق صاحب جیسے جلیل القدر عالم بھی یہاں تشریف لاتے رہے۔ گویا کہ یہ جماعت بہت پرانی جماعتوں میں شمار کی جاتی ہے آپ نے اپنی تقریر جاری رکھتے ہوئے فرمایا کہ خدا تعالیٰ نے ہمارے درمیان

فَاَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِهٖٓ اِخْوَانًا

فرما کر جسمانی اخوت سے بڑھ کر محبت و پیار کا گہرا تعلق اور رشتہ قائم فرمایا ہے۔ اس روحانی رشتہ داری کو ہمیں مضبوطی سے تھامنا چاہئے۔ آپ نے بتایا کہ ہماری جماعت کے دو عظیم الشان کام۔ تبلیغ و تعلیم و تربیت ہے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مقدس زندگی ساری کی ساری ان دو اہم امور کی سرانجام دہی میں ہی گذری تھی لہٰذا اُسوۂ رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر چلتے ہوئے اپنی اس اہم اور عظیم الشان ذمہ داری کو سمجھتے ہوئے آگے بڑھیں۔ محترم صاحبزادہ صاحب نے خاص طور پر نوجوانوں کو مخاطب کرتے ہوئے سورۃ الحشر کی ابتدائی چند آیات کی تلاوت اور ان کی تشریح کرتے ہوئے فرمایا کہ ان آیات میں خدا تعالیٰ نے الٰہی جماعتوں کو ان قربانیوں کی طرف توجہ دلائی ہے جن کے بعد الٰہی سلسلوں کی ترقی ہوا کرتی ہے جو قوم قربانیاں نہیں کرتی ہیں ان کی ہرگز ترقی نہیں ہوا کرتی۔

آپ نے اپنی تقریر جاری رکھتے ہوئے فرمایا خدا تعالیٰ جماعتوں کو مختلف آزمائشوں کی بھٹیوں میں اس لئے ڈالتا ہے کہ ان میں جو خالص اور کھرے ہیں اپنے ایمان میں ان کو ظاہر کیا جائے جیسا کہ حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں

؎ جب سونا آگ میں پڑتا ہے تو کندن بن کے نکلتا ہے

آپ نے خاص طور پر نوجوانوں کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کہ "دیکھو میں تمہیں ایک نصیحت کرتا ہوں اس نصیحت کو ہمیشہ یاد رکھو۔ جیسا کہ حضرت عیسیٰؑ نے فرمایا کہ تم نے اپنی صلیب آپ اٹھانی ہے۔ اس لئے اپنی ذمہ داریوں کو سمجھتے ہوئے ان کو پوری ذمہ داری کے ساتھ بجا لاتے رہو۔ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جو خاتم النبیین اور خیر المرسلین ہیں اپنی پیاری بیٹی حضرت فاطمہؓ کو مخاطب کر کے فرماتے ہیں کہ "باوجود اتنا بڑا بلند مقام رکھنے کے میں تمہیں جنت میں نہیں لے جا سکتا تمہارے اعمال ہی تمہیں جنت میں لے جا سکتے ہیں۔ اس لئے میرے پیارے بچو! تم اسلام کے لئے بہت کچھ کر سکتے ہو۔ مخالفتوں سے مت ڈرو مخالفتوں سے ہی یہ جماعت کی ترقی ہوتی ہے اس لئے فرمایا۔ اٹھاؤ اپنی ذمہ داریوں کو سمجھو۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے آمین۔ اس کے بعد آپ نے بعض نوجوانوں کو جماعتوں کو لمبد اور نگبو کیلئے بطور نائبین عہدیداران نامزد فرمائے۔

اس کے بعد خاکسار نے محترم صاحبزادہ صاحب کی تقریر کا ترجمہ تامل زبان میں سنایا۔ بعد میں صاحبزادہ صاحب نے ایک لمبی اور پُرسوز اجتماعی دعا فرمائی اس کے ساتھ ہی ہماری کانفرنس خدا تعالیٰ کے فضل و احسان کے ساتھ نہایت خیر و خوبی سے اختتام پذیر ہوئی۔ جلسہ کے اختتام پر حاضرین کی چائے سے تواضع کی گئی۔ اس کے بعد مصافحہ کا شرف حاصل ہوا

محترم صاحبزادہ صاحب کی آمد و روانگی

محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب مع محترمہ اہلیہ صاحبہ کے مورخہ یکم مئی کی صبح ۵:۴۵ بجے شری لنکا تشریف لے آئے۔ یہاں تین روز قیام فرمانے کے بعد مورخہ ۴ مئی قبل دوپہر سنگاپور تشریف لے گئے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آنمحترم کا اور آپکی اہلیہ محترمہ کا سفر و حضر میں حافظ و ناصر ہو اور بابرکت و مرام اپنے مرکز میں خیر و عافیت کے ساتھ واپس لائے۔ آمین۔

"جے توں میرا ہو رہیں سب جگ تیرا ہو"

حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ

"ایسا شخص جو اللہ تعالیٰ سے ایسا تعلق پیدا کرتا ہے کہ اس کا اپنا کچھ بھی نہیں رہتا اور وہ کلی طور سے خدا تعالیٰ کی پناہ میں چلا جاتا ہے تو اس انسان کے ہاتھ خدا تعالیٰ کے ہاتھ ہوتے ہیں۔ وہ پاؤں جن سے وہ چلتا ہے وہ خدا کے پاؤں ہوتے ہیں۔ وہ زبان جس سے وہ بولتا ہے وہ خدا کی زبان ہوتی ہے غرضیکہ اس کی ہر حرکت اذن الٰہی کے تحت ہوتی ہے۔"

اسی سلسلہ میں حضرت اقدس نے فرمایا ہے کہ "جے تو میرا ہو رہیں سب جگ تیرا ہو" تعلق باللہ کے سلسلہ میں حضرت حاجی حرمین شریفین حضرت مولوی نورالدین صاحب کا ایک واقعہ حضور کی اپنی زبانی سماعت فرمائیے۔

حضور فرماتے ہیں

"جموں میں حاکم نام ایک پنساری تھا وہ مجھ سے ہمیشہ نصیحتاً کہا کرتا تھا کہ ہر مہینہ ایک سو روپیہ آپ پس انداز کر لیا کریں۔ یہاں مشکلات پیش آجاتی ہیں۔ میں ہمیشہ یہی کہہ دیا کرتا ایسے خیالات کرنا اللہ تعالیٰ پر بدظنی ہے ہم پر انشاء اللہ تعالیٰ کبھی مشکلات نہ آئیں گی۔ جس دن میں وہاں سے علیحدہ ہوا ہوں۔ اس دن وہ میرے پاس آیا اور مجھ سے کہا کہ آج شاید آپکو میری نصیحت یاد آئی ہوگی۔ میں نے کہا نہیں تمہاری نصیحت کو جیسا پہلے حقارت سے دیکھتا تھا آج بھی ویسا ہی حقارت سے دیکھتا ہوں۔ ابھی وہ مجھ سے باتیں ہی کر رہا تھا کہ خزانہ سے چار سو اسّی روپے میرے پاس آئے کہ یہ آپ کی ان دنوں کی تنخواہ ہے۔ اس پنساری نے افسروں کو گالی دے کر کہا کہ نورالدین تم پر نالش کرنے لگا تھا۔ ابھی اپنے غصے کو فرو نہ کرنے پایا تھا کہ ایک رانی صاحبہ نے میرے پاس بہت سا روپیہ بھجوایا اور کہا کہ اس وقت ہمارے پاس اس سے زیادہ روپیہ نہ تھا یہ ہمارے جیب خرچ کا روپیہ ہے جس قدر اس وقت موجود تھا سب کا سب حاضر خدمت ہے پھر تو اس کا غضب بہت ہی بڑھ گیا مجھ کو ایک شخص کا ایک لاکھ پچانوے ہزار روپیہ دینا تھا اس پنساری نے اس طرف اشارہ کیا کہ بھلا یہ تو ہو جن کا آپ کو قریباً دو لاکھ روپیہ دینا ہے وہ آپ کو بدوں اس کے کہ اپنا اطمینان کریں آپ کو کیسے جانے دیں گے

اتنے میں ان کا آدمی آیا اور بڑے ادب سے ہاتھ باندھ کر کہنے لگا کہ میرے پاس ابھی تار آیا ہے میرے آقا فرماتے ہیں کہ مولوی صاحب کو تو جانا ہے ان کے پاس روپیہ نہ ہوگا۔ اس لئے تم ان کا سب سامان گھر جانے کا کر دو اور جس قدر روپیہ ان کو ضرورت ہو دے دو۔ اور اسباب کو اگر وہ ساتھ نہ لے جا سکیں تو تم اپنے اہتمام سے بحفاظت پہنچوا دو۔ میں نے کہا مجھ کو روپیہ کی ضرورت نہیں خزانے سے بھی روپیہ آگیا ہے اور ایک رانی نے بھی بھیج دیا ہے میرے پاس روپیہ کافی سے زیادہ ہے اور اسباب میں سب ساتھ لے جاؤں گا۔ غالباً اس وقت میرے پاس بارہ سو یا اس سے کچھ زیادہ روپیہ آگیا تھا۔

وہ ہندو پنساری کھڑا ہو گیا اور کہنے لگا کہ پیشروں کی یہاں بھی کچھ لحاظ داری ہوتی ہے۔ ہم لوگ صبح سے لے کر شام تک کیسے کیسے دکھ اٹھاتے ہیں تب کہیں بڑی دقت سے روپیہ کا منہ دیکھنا نصیب ہوتا ہے بھلا اور تو ہوا اس احمق کو دیکھو اپنے روپے کا مطالبہ تو نہ کیا اور دینے کو تیار ہو گیا۔ میں نے کہا کہ خدا تعالیٰ دلوں کو جانتا ہے۔ ہم اس کا روپیہ انشاء اللہ تعالیٰ بہت جلد ادا کر دیں گے تم ان بھیدوں کو سمجھ ہی نہیں سکتے"

(مرآۃ الیقین)

(مرسلہ ڈاکٹر محمد اسحاق بیگ صاحب ڈرگ روڈ کراچی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اذکروا موتٰکم بالخیر

سیٹھ معین الدین صاحب حیدرآبادی کی یاد میں

روزنامہ الفضل مورخہ ۱۳ مئی کا پرچہ جب خاکسار کو موصول ہوا تو سیٹھ معین الدین صاحب کے انتقال کا علم ہو کر موجب رنج ہوا

اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن

ایک مرتبہ ۱۹۳۴ء میں سیٹھ معین الدین صاحب حیدرآباد سے پنجاب تشریف لائے تو احمدیہ ہوسٹل لاہور میں بھی احباب سے ملاقات کے لئے آئے تھے۔ اس وقت احمدیہ ہوسٹل کو کوٹھی نمبر ۳۶ ایمپریس روڈ میں محترم ملک عبدالرحمٰن صاحب خادم گجراتی مرحوم نے سیٹھ صاحب سے میرا تعارف کرایا

اس سے پہلے ایک مرتبہ ۱۹۳۱ء میں سیٹھ محمد اعظم صاحب مرحوم حیدرآباد سے پنجاب تشریف لائے تھے تو مکرمی محمد اسمٰعیل صاحب قریشی آف مغرح عنبری لاہور نے میرا تعارف سیٹھ اعظم صاحب سے کرایا تھا اس وقت احمدیہ ہوسٹل کوٹھی الفیض ۶ لٹن روڈ لاہور میں واقع تھا اور شیخ فضل کریم صاحب ایڈووکیٹ پراچہ آف ہوسٹل کے سپرنٹنڈنٹ تھے میں نے سیٹھ اعظم صاحب سے محمد اسمٰعیل صاحب رامپوری خلف الرشید حضرت مولانا مولوی ذوالفقار علی صاحب جو حیدرآباد دکن میں پولیس میں ملازم تھے کی خیریت پوچھی کیونکہ محمد اسمٰعیل صاحب ہمارے اسلامیہ کالج کی فٹ بال ٹیم کے بہت اعلیٰ کھلاڑی تھے اور فل بیک کھیلتے تھے

سیٹھ اعظم صاحب نے ان کی خیریت بتائی تو جب میں نے سیٹھ اعظم صاحب سے واقفیت کا اظہار کیا تو وضاحت و توضیح کے طور پر ملک خادم صاحب نے فرمایا کہ سیٹھ معین الدین صاحب سیٹھ محمد اعظم صاحب ہی کے چھوٹے بھائی ہیں۔

۱۹۴۷ء میں تقسیم ہند کے وقت خاکسار بمبئی میں تھا اور جی ایچ کیو کنٹرولڈ ویلیس فلوٹ ملز میں برٹش انڈین آرمی کی طرف سے نگرانی پر مامور تھا۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مرحوم کا الفضل میں نوٹ شائع ہوا کہ اب ہم باقی دنیا سے الگ تھلگ ہو رہے ہیں وغیرہ میرے والد صاحب کا بھی بھوپال سے خط آیا کہ قادیان بالکل کٹ آف ہے۔ اس کے بعد کوئی خبر نہ آئی۔ الفضل آنا بند ہو چکا تھا لہٰذا طبیعت میں بہت پریشانی تھی۔ میں بمبئی کے احمدیہ مرکز و مشن ہاؤس میں گیا اور مربی حکیم محمد دین صاحب سے ملا انہوں نے مجھے سیٹھ اسمٰعیل آدم صاحب کی قیام گاہ کا پتہ بتایا چنانچہ جب میں سیٹھ اسمٰعیل آدم صاحب سے ان کے مکان پر جا کر ملا تو انہوں نے مجھ سے میرا جماعت سے تعلق اور میرے خاندان کے بزرگوں کے نام سنکر اور تسلی پانے پر مجھے ایک نیوز بلیٹن دکھایا جس میں قادیان کی بابت خبریں درج تھیں یہ نیوز بلیٹن سیٹھ معین الدین صاحب حیدرآباد دکن سے سائیکلوسٹائل کر کے جماعتوں اور افراد جماعت کو بھیجتے تھے۔ چنانچہ میں نے بھی ایک خط بمبئی سے سیٹھ صاحب کو لکھ دیا تو مجھے بھی یہ نیوز بلیٹن آنے لگا میں سمجھتا ہوں کہ اس نازک وقت میں جماعت کی یہ عظیم خدمت سیٹھ معین الدین صاحب کا سنہری کارنامہ تھا اور اللہ تعالیٰ سے پختہ امید ہے کہ وہ سیٹھ معین الدین صاحب کو اس کا اجر عظیم بخشے گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ

حیدرآباد دکن سے پاکستان آنے پر سیٹھ محمد اعظم صاحب تو لاہور میں رہنے لگے اور سیٹھ معین الدین صاحب کراچی میں رہنے لگے۔ کبھی کبھی جب سیٹھ محمد اعظم صاحب لاہور سے کراچی تشریف لاتے تو احمدیہ ہال میں ان سے ملاقات ہونا بخوبی یاد ہے۔

سیٹھ محمد اعظم صاحب مرحوم کے انتقال پر الفضل میں حضرت مولانا ابوالعطاء صاحب مرحوم کی طرف سے ایک نہایت پیارا نوٹ ان کی یاد میں شائع ہوا تھا جو انکی شخصیت کی عکاسی کرتا ہے۔ جب یہ خاکسار آرمی سے ریٹائر ہو کر کراچی آیا تو چند سال بعد سیٹھ معین الدین صاحب بھی پی۔ آئی۔ بی (P.I.B) کالونی میں رہائش رکھنے لگے۔ لہٰذا ملاقات کے مواقع گاہ بگاہ ملتے رہے۔ بعد ازاں سیٹھ صاحب بہادر آباد میں رہنے لگے۔ لیکن بعد نماز جمعہ احمدیہ ہال میں ان سے ملاقات ہوتی رہی

سیٹھ صاحب بہت کم گو تھے اور آہستہ بولتے تھے۔ مشرقی طرز کے تھے۔ ایک مرتبہ سیٹھ صاحب نے مجھے بتایا کہ اغلباً ان کی شادی پر (یا خاندان کے کسی دیگر ممبر کی شادی پر) خاندان کی درخواست پر حضرت ام طاہر صاحبہ مرحومہ قادیان سے حیدرآباد دکن تشریف لے گئی تھیں یہ ایک بہت بڑی بات ہے اور حیدرآباد میں سیٹھ صاحب کے خاندان کے عروج کی مظہر ہے سیٹھ معین الدین صاحب نے بزنس کی خاطر وِم (VIM) کی قسم کی چیز ٹاپ (TOP) نامی برتنوں وغیرہ کو دھونے والی بنائی تھی جو دوکانداروں کو سپلائی کی جاتی تھی اور کراچی میں بہت مقبول و کامیاب ہوئی آپکی بڑی بہن آپا سلیمہ صاحبہ جو لجنہ اماء اللہ کراچی کے انڈسٹریل ہوم کی نگران اور روح رواں رہی ہیں اب کئی سال سے گھر پر بیمار چلی آتی ہیں اور احباب جماعت سے دعاؤں کی خواستگار ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے حضور دعا ہے کہ سیٹھ معین الدین صاحب مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور انکی بیگم صاحبہ۔ صاحبزادگان اور جملہ متعلقین کو صبر جمیل عطا فرمائے آمین۔

(میجر محمود احمد (ریٹائرڈ) کراچی)

ڈاکٹر چوہدری عبدالقادر خان صاحب آف لاہور

میرے پھوپھا جان اور خسر مکرم ڈاکٹر چوہدری عبدالقادر خان صاحب یکم جون بروز پیر بوقت ۱۰ بجے حرکت قلب بند ہو جانیکی وجہ سے ربوہ میں اچانک وفات پا گئے

اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن

آپ لاہور میں حلقہ راجگڑھ میں رہائش رکھتے تھے اپنی والدہ کے بلوانے پر انکی عیادت کے لئے چند دن سے ربوہ آئے ہوئے تھے۔ وفات کے دن صبح کے وقت بالکل تندرست تھے کسی کے وہم و گمان میں بھی نہ تھا کہ یہ چند گھڑیوں کے مہمان ہیں آپ کا جنازہ بعد نماز عشاء مسجد مہدی گوبازار میں مکرم حکیم خورشید احمد صاحب صدر عمومی نے پڑھایا آپ کی تدفین قبرستان عام نمبر ۱ میں ہوئی قبر تیار ہونے پر مکرم حاجی برکت اللہ صاحب نے دعا کروائی۔

ڈاکٹر عبدالقادر خان صاحب مکرم چوہدری عبدالحی خان صاحب مرحوم کا تھگوھی جو کہ حضرت اقدس کے تھے کے لڑکے اور چوہدری عبدالجلیل خان صاحب دارالرحمت شرقی ریٹائرڈ محکمہ ڈاک کے چھوٹے بھائی تھے۔ مرحوم بہت سی خوبیوں کے مالک تھے سلسلہ عالیہ احمدیہ کی عزت بدرجہ اتم پائی جاتی تھی۔ گذشتہ سال محکمہ ریلوے سے ریٹائر ہوئے تھے۔ آپ نے عرصہ ملازمت میں احمدیت کے خلاف کبھی کوئی بات سننا برداشت نہ کی۔ ان کی شدید خواہش تھی کہ ریٹائرمنٹ کے بعد باقی ماندہ زندگی مرکز سلسلہ میں گذاریں اسی غرض کے لئے آپ نے ربوہ میں اپنے مکان کا ایک حصہ تعمیر کروایا مکان مکمل نہ ہونے کی وجہ سے ابھی رہائش نہ رکھی تھی۔ کوئی ایسا جلسہ سالانہ نہ تھا جس میں آپ شامل نہ ہوئے ہوں۔ آپ ہومیوپیتھ ڈاکٹر تھے باقاعدہ کوئی دوکان تو نہ تھی مگر پھر بھی اپنے عزیزوں دوستوں بلکہ جو بھی کوئی آجاتا اس کا نہایت ہمدردی کے ساتھ مفت علاج کرتے تھے۔ اسی وجہ سے وہ اپنے اور بیگانوں میں ہر دلعزیز تھے طبیعت نہایت سادہ تھی۔ شگفتہ مزاج تھے آپکے ساتھ کام کرنے والے غیر از جماعت دوست بھی آپکی خوش خلقی ہمدردی اور ملنساری کی تعریف کرتے تھے۔

اپنے بچوں سے بے حد پیار کرتے تھے انکی ہر جائز خواہش بڑی خوشی کے ساتھ فوراً پوری کرتے تھے۔ آپ نے اپنے پیچھے ایک بیوہ کے علاوہ چار لڑکے۔ دو لڑکیاں چھوٹے ہیں دو لڑکے اور دو لڑکیاں شادی شدہ اور صاحب اولاد ہیں چھوٹے دونوں بچے تعلیم حاصل کر رہے ہیں آپ کی چھوٹی بیٹی عزیزہ عبدالمغنی صاحب زاہد مبلغ نائیجیریا کی اہلیہ ہیں۔

آپ کی وفات کی خبر سن کر تمام عزیز و اقارب نیز دیگر دوست احباب و خواتین میرے مکان پر تشریف لائے ہمارے ساتھ اظہار ہمدردی کیا تجہیز و تکفین میں شرکت کی اس طرح سے ہمارے لئے ڈھارس کا موجب بنے۔ دارالرحمت شرقی کے احباب خاص طور پر شکریہ کے مستحق ہیں۔

آخر میں احباب کی خدمت میں درخواست ہے کہ مرحوم کی مغفرت و بلندیٔ درجات کے لئے دعا فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیشہ اپنی رضا کی راہوں پر چلائے اور پسماندگان کا حافظ و ناصر ہو

(مبارک احمد کا تھگوھی)
محلہ دارالرحمت شرقی ربوہ

ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی اور تزکیہ نفس کرتی ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایک دلچسپ مجلس مذاکرہ

مورخہ ۱۸/۵/۸۱ کو بعد نماز مغرب مجلس انصار اللہ حلقہ حسین آگاہی ملتان شہر کے زیر اہتمام مکرم قاضی محمد اسحٰق صاحب بسمل ناظم ضلع کی صدارت میں ایک اجلاس منعقد ہوا

مکرم مولوی برکت اللہ صاحب محمود مربی سلسلہ جماعت احمدیہ نے مختصر تقریر کے بعد سوالات کے جوابات دیئے۔ ۲۳ غیر از جماعت معززین اور ۱۰ کے قریب جماعت کے افراد نے اجلاس میں شرکت کی۔ سوال و جواب کی مجلس نماز مغرب کے بعد شروع ہوئی اور یہ سلسلہ رات دس بجے تک جاری رہا۔ مکرم مربی صاحب نے نہایت برجستہ اور مسکت جوابات نہایت ہی احسن طریق پر دیئے جس کا خاطر خواہ اثر ہوا۔ مذاکرہ کے اختتام پر احباب جماعت اور غیر از جماعت معززین کی خدمت میں ٹھنڈے مشروب پیش کئے گئے۔ غیر از جماعت کے معززین نے اصرار کیا کہ آئندہ بھی یہ طریق جاری رہنا چاہیئے۔ تاکہ عقائد کے متعلق شک و شبہ کا ازالہ ہوتا رہے۔

(محمد اسلم جنجوعہ زعیم انصار اللہ حسین آگاہی ملتان شہر)

دعائے مغفرت

حکیم محمد قاسم صاحب سابق صدر جماعت احمدیہ لالہ موسیٰ کی اہلیہ محترمہ فضل بیگم صاحبہ ۱۷ مئی کو قریباً ۷۰ سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

مرحومہ حکیم صاحب مرحوم کی دوسری بیوی تھیں۔ آپ کے بطن سے اولاد پیدا ہوئی لیکن ان میں سے کوئی بچہ بھی زندہ نہ رہا۔ جب شادی ہوئی آپ احمدی نہیں تھیں لیکن شادی کے بعد آپ نے احمدیت کو قبول کر لیا۔ حکیم صاحب مرحوم کے بعد قریباً ۲۵ سال زندہ رہیں اور کئی قسم کے طوفانوں کے باوجود احمدیت پر قائم رہیں۔ جماعت کے چندے باقاعدہ ادا کرتی رہیں۔ غرباء پروری آپ کا نمایاں وصف تھا۔ کافی عرصہ تک لجنہ مقامی کی صدر رہیں۔ گو گاؤں لالہ موسیٰ سے کافی دور تھا۔ لیکن نماز جمعہ لالہ موسیٰ میں ادا کرنے کے لیئے باقاعدہ آیا کرتیں۔

وفات سے بارہ دن قبل ان کے رشتہ دار انہیں اپنے گاؤں لے گئے۔ آپ نے وہیں وفات پائی۔ غیر از جماعت رشتہ داروں نے وہیں دفن کر دیا۔ احمدی احباب کو جب وفات کا علم ہوا تو ان کی نماز جنازہ غائب ادا کی گئی۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو اپنی رضا کی جنتوں میں بلند مقام عطا فرمائے۔ آمین۔

(عطاء الٰہی محلہ حاجی پورہ لالہ موسیٰ ضلع گجرات)

فیصلہ مجلس مشاورت ۱۹۶۱ء

جامعہ احمدیہ میں طلباء کی تعداد بڑھانے کے لئے مجلس مشاورت ۱۹۶۱ء کا فیصلہ ہے

"ہر ضلع کی جماعت ۲۵۰ - چندہ دہندگان پر کم از کم ایک میٹرک پاس طالب علم جامعہ احمدیہ میں برائے تعلیم بھجوائے"

جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے لئے درخواستیں وکالت دیوان تحریک جدید ربوہ میں پہنچنے کی تاریخ ۳۰ - جون ۸۱ء ہے۔

(وکیل الدیوان تحریک جدید - ربوہ)

قرارداد تعزیت

۱۵ مئی کو بعد از نماز جمعۃ المبارک خدام الاحمدیہ مجلس نارووال کا ایک ہنگامی اجلاس جامع مسجد احمدیہ نارووال میں منعقد ہوا جس میں مجلس کے ایک مخلص ممبر مکرم محفوظ الرحمٰن صاحب کی اچانک وفات پر مندرجہ ذیل قرارداد تعزیت منظور کی گئی۔

"مجلس خدام الاحمدیہ نارووال کا یہ غیر معمولی اجلاس مکرم محفوظ الرحمٰن صاحب کی وفات پر اپنے دلی حزن و ملال و گہرے رنج و غم کا اظہار کرتا ہے

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

مرحوم نے جہاں تعلیمی میدان میں بی۔ اے کرنے کے بعد ایل۔ ایل۔ بی کا امتحان دیا ہوا تھا۔ وہاں سلسلہ عالیہ کے ساتھ تعلق بھی گہرا تھا۔ ایک وجیہہ اور ہشاش بشاش چہرہ رکھنے کے ساتھ بہترین اخلاق کے حامل بھی تھے۔ خدام الاحمدیہ کے ساتھ ان کا تعلق مجلس کی مضبوطی کا باعث تھا

ممبران مجلس خدام الاحمدیہ نارووال اللہ تعالیٰ کے حضور دعا کرتے ہیں کہ وہ اپنے فضل سے مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ اور ان کی اہلیہ صاحبہ والدین اور بہن بھائیوں کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین۔

(ہم ہیں ممبران مجلس خدام الاحمدیہ نارووال)

درخواستہائے دعا

میرا نواسہ داؤد احمد ابن رانا برکت علی خان صاحب سات آٹھ یوم سے بعارضہ بخار اور اسہال بیمار ہے۔ کمزور بہت ہو گیا ہے۔

(غلام رسول، کوٹگڑھ دارالصدر غربی ربوہ)

مکرم چوہدری خیر بدر الدین صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ گوجرانوالہ ضلع گجرات چند روز سے شدید بیمار ہیں۔ (ڈاکٹر محمد عبداللہ بزرگوالی ضلع گجرات)

میری چھوٹی بھاوجہ اہلیہ عزیزم میر بشیر احمد صاحب، آف پسرور کا ان دنوں کلکتہ میں ایک پیچیدہ اپریشن ہونے والا ہے۔ نیز میرے بھانجے عزیزم شہزاد پرویز کی اہلیہ کے پتہ اور اپنڈکس کا آپریشن کلکتہ میں ہوا ہے اور ان کے بیٹے دانش پرویز کا آپریشن ہونے والا ہے

(جمیلہ قربان اہلیہ سید قربان حسین شاہ صاحب ناظم جائیداد صدر انجمن احمدیہ ربوہ)

میرے بیٹے عزیزم منصور احمد جاوید کو کتے نے کاٹ لیا ہے۔ ٹیکے لگوائے جا رہے ہیں۔ بچے کو جسم میں درد رہتی ہے۔

(اہلیہ چوہدری ولایت محمد صاحب چٹھہ دارالعلوم غربی۔ ربوہ)

میرا بھانجہ عزیزم شعیب احمد ابن رفیق احمد صاحب شہید اولاد (سندھ) عمر قریباً ڈیڑھ سال بعض عوارض میں مبتلا ہے۔ والدین پریشان ہیں۔

(بشیر حسین تنویر بی۔ اے دارالذکر فیصل آباد)

انجینئرنگ یونیورسٹی لاہور کے نائٹ ایئر کے سٹوڈنٹ امجد خلیل صاحب ابن مکرم محمد خلیل الرحمٰن صاحب گڑھی شاہو لاہور موٹر سائیکل کے ایک حادثہ میں زخمی ہو گئے ہیں کالر بون میں فریکچر ہے۔

(محمد اکرم خالد صدر سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن انجینئرنگ یونیورسٹی لاہور)

احباب کرام ان سب مریضوں کی کامل و عاجل صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

گمشدہ سائیکل

۶ جون ۱۹۸۱ء کو گورنمنٹ تعلیم الاسلام کالج ربوہ سے کوئی شخص غلطی سے میرا سائیکل سہراب (۲۲" رنگ کالا) لے گیا ہے۔ سائیکل کی پچھلی طرف "عاطف" لکھا ہوا ہے۔ جس شخص کے پاس یہ سائیکل ہو درج ذیل پتہ پر پہنچا کر عنداللہ ماجور ہوں۔ (محمود احمد عاطف ۱۲/۳۵ دارالعلوم شرقی۔ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ :-

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں۔ کہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو چند روز یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

مسل نمبر ۲۴۶۸۷:-

میں صفیہ درد زوجہ عبدالرزاق احمد قوم آرائیں پیشہ خانہ داری عمر ۷۱ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کانو نائیجیریا بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۸۰ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱۰/۱ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔

(۱) زیورات طلائی وزنی ۱۲ تولے مالیتی بیس ہزار روپے۔

(۲) زمین سکنی رقبہ ایک کنال واقع محلہ دارالعلوم مالیتی دس ہزار روپے پلاٹ ۳-۴ اراضی ڈاکخانہ شریف۔ احمد دندان ساز

(۳) زمین سکنی ۱۸ مرلے بلاک ۹ پلاٹ ۵-۶ واقع لاہور آباد کالونی مالیتی تین ہزار روپے۔

(۴) زمین سکنی رقبہ ایک کنال پلاٹ ۳۶ نزد مسجد اقصیٰ ربوہ مالیتی -/۲۵،۰۰۰

(۵) حق مہر بذمہ خاوند مبلغ چار ہزار روپے۔

میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱۰/۱ حصہ آمد داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر اگر کوئی ہوگی حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامتہ :- صفیہ درد اہلیہ عبدالرزاق احمد صاحب کانو نائیجیریا۔

گواہ شد :- سید قاسم احمد احمدیہ سیکنڈری سکول کانو نائیجیریا

وصیت نمبر ۲۰۶۹۳:-

گواہ شد :- عبدالرزاق احمد خاوند موصیہ وصیت نمبر ۲۰۱۰۱

مسل نمبر ۲۴۶۸۸:-

میں عارفہ امتیاز زوجہ امتیاز احمد صاحب قوم کھرل پیشہ خانہ داری عمر ۲۶ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن لندن بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۱۹۸۰ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱۰/۱ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔

(۱) چوڑیاں طلائی ۷½ تولہ مالیتی -/۶۰۰ پاؤنڈ سٹرلنگ۔

(۲) کڑے ۳ تولے طلائی مالیتی -/۲۴۰

(۳) بالیاں انگوٹھیاں طلائی ۲½ تولے مالیتی ۲۸۰ پاؤنڈ سٹرلنگ۔

(۴) ہار دو کانٹے طلائی ۲½ تولہ مالیتی -/۲۸۰ پاؤنڈ سٹرلنگ۔

(۵) حق مہر بذمہ خاوند -/۱۰۰۰ پاؤنڈ

میں اقرار قانونی اور شرعی کرتی ہوں کہ مجھے یا میرے کسی وارث کو کسی حالت میں کبھی بھی یہ حق نہ ہوگا کہ اپنا ادا کردہ چندہ وصیت یا ادا کردہ حصہ جائیداد کی واپسی کا مطالبہ کریں۔"

میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱۰/۱ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر اگر کوئی ہوگی حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جائے۔

الامتہ :- عارفہ امتیاز لندن

گواہ شد :- آفتاب احمد ولد چوہدری محمد ملک صاحب لندن۔

گواہ شد :- امتیاز احمد خاوند موصیہ۔

مسل نمبر ۲۴۶۸۹:-

میں ہدایت بی بی زوجہ چوہدری بشیر احمد صاحب قوم دینس جٹ پیشہ خانہ داری عمر ۳۸ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن مالمو سویڈن بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۹/۸۰ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱۰/۱ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے :- (۱) چوڑیاں ۴ عدد وزنی ۳ تولہ مالیتی -/۲۴۰ کرونز (۲) انگوٹھی ۲ عدد وزنی ۱½ تولہ مالیتی -/۱۰۰ کرونز (۳) بندے ۲ عدد ۱½ تولہ -/۴۰۰ کرونز کل -/۳۸۰۰ کرونز

(۴) حق مہر بذمہ خاوند محترم -/۵۰۰ روپے۔

میں اقرار قانونی اور شرعی کرتی ہوں کہ مجھے یا میرے کسی وارث کو کسی حالت میں کبھی بھی یہ حق نہ ہوگا کہ اپنا ادا کردہ چندہ وصیت یا ادا کردہ حصہ جائیداد کی واپسی کا مطالبہ کریں۔"

اس وقت مجھے مبلغ -/۴۵۰ سویڈن کرونز ماہوار مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱۰/۱ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر اگر کوئی ہوگی حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامتہ :- ہدایت بی بی زوجہ چوہدری بشیر احمد صاحب مالمو سویڈن

گواہ شد :- خالد کریم محمود صاحب مبلغ سویڈن۔

گواہ شد :- عبدالرؤف خان مالمو سویڈن۔

مسل نمبر ۲۴۶۹۰:-

میں بشیر احمد پائے ایکنولا ولد یوسف ایکنولا صاحب پیشہ سول سرونٹ عمر ۴۴ سال ساکن نائیجیریا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۶/۸۰ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱۰/۱ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل کوئی نہیں ہے۔

میں اقرار قانونی اور شرعی کرتا ہوں کہ مجھے یا میرے کسی وارث کو کسی حالت میں کبھی بھی یہ حق نہ ہوگا کہ اپنا ادا کردہ چندہ وصیت یا ادا کردہ حصہ جائیداد کی واپسی کا مطالبہ کریں۔

اس وقت مجھے مبلغ ۱۶۷ کوبو ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱۰/۱ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ یکم اپریل ۱۹۸۱ء سے منظور فرمائی جائے۔

العبد :- بشیر احمد پائے۔ ایکنولا نائیجیریا۔

گواہ شد :- زہیر احمد

گواہ شد :- جنید J.J

ماہانہ رپورٹ کارگزاری انصار اللہ

انصار اللہ کی ماہانہ رپورٹ کارگزاری بھجوانے کے لئے ہر ماہ کی دس تاریخ مقرر ہے جس زعماء مجالس نے ابھی تک اپنی ماہانہ رپورٹ کارگزاری بابت ماہ ہجرت مئی دفتر کو ارسال نہیں کی ان سے درخواست ہے کہ اپنی رپورٹیں جلد دفتر مرکزیہ میں بھجوا دیں۔ لیٹ آنے والی رپورٹوں پر قائدین مرکزیہ کا تبصرہ ممکن نہیں ہوتا اور ایسی لیٹ رپورٹوں کی وجہ سے اعداد و شمار بھی بروقت تیار نہیں ہو سکتے۔ لہٰذا امید کی جاتی ہے کہ زعماء اس ذمہ داری سے آئندہ بروقت عہدہ برآ ہوں گے۔

(قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مالی سال رواں کا
آخری مہینہ ختم ہونے والا ہے

صدر انجمن احمدیہ کا مالی سال رواں ۳۰ احسان / جون ۱۳۶۰ ہش / ۱۹۸۱ء کو ختم ہوگا اس لئے جملہ عہدیداران سے درخواست ہے کہ

ہر دوست سے جو ان میں بھی ان کی اصل آمد پر شرح کے مطابق لازمی چندہ جات (چندہ عام، حصہ آمد۔ اور جلسہ سالانہ) وصول فرمانے کا اہتمام فرمایا جائے۔

سال رواں کی جملہ وصول شدہ رقوم ۳۰ جون ۱۹۸۱ء قبل دوپہر ۱۱ بجے تک ربوہ میں صدر انجمن احمدیہ کے خزانہ میں جمع کروا دی جائیں۔

۲۔ نئے مالی سال میں عید فنڈ ہر دوست سے ان کی حیثیت کے مطابق ہر دو عیدوں کی مبارک تقریبات پر وصول فرمایا جائے۔

۳۔ فطرانہ کی شرح سال ۸۲-۱۹۸۱ء میں ۴/- روپے (چار روپے) فی کس مقرر کی گئی ہے۔ بیرونی جماعتیں اس میں سے ½ اور ربوہ کے حلقہ جات ¼ مرکز میں خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ میں جمع کروائیں گے۔

(ناظر بیت المال آمد ربوہ)

درخواست دعا

نائیجیریا سے بذریعہ ٹیلیفون اطلاع موصول ہوئی ہے کہ ہمارے والد محترم محمد احمد صاحب انور حیدرآباد، کار کے ایک حادثہ میں شدید زخمی ہو گئے ہیں اور ہسپتال میں داخل ہیں۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ درد دل سے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ والد صاحب کو اپنے فضل سے شفائے کامل و عاجل عطا فرمائے اور پردیس میں آپ کا ہر طرح سے حافظ و ناصر ہو۔ آمین

مشرف احمد انور۔ نصیر احمد انور دارالعلوم وسطی ربوہ

سٹینڈنگ فنانس کمیٹی کا اجلاس

سٹینڈنگ فنانس کمیٹی کا اجلاس مورخہ ۱۹/۶/۸۱ بروز جمعۃ المبارک ۹ بجے صبح نظارت بیت المال خرچ میں منعقد ہوگا۔ ممبران کرام سے گزارش ہے کہ وقت مقررہ پر تشریف لا کر اجلاس میں شمولیت فرما کر ممنون فرمائیں۔

(سیکرٹری سٹینڈنگ فنانس کمیٹی)

امانت الفضل

۱۔ مکرم خواجہ بشیر احمد صاحب کراچی نے اپنے بیٹے عزیزم زاہد بشیر صاحب کے ایم بی بی ایس فائنل کا امتحان پاس کرنے پر دو غیر از جماعت دوستوں کے نام خطبہ نمبر جاری کرانے کے لئے ۵۰ روپے بطور امانت دیئے ہیں۔

۲۔ ملک مبارک احمد صاحب ارشد کراچی نے اپنے بیٹے مکرم مبشر ناصر احمد صاحب کے نکاح کی خوشی میں دو خطبہ نمبر جاری کرانے کے لئے مبلغ ۵۰ روپے ادا کئے

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا
سالانہ اجتماع

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا سالانہ اجتماع انشاء اللہ العزیز ۲۲، ۲۳، ۲۴، ۲۵ اخاء / اکتوبر ۱۳۶۰ ہش / ۱۹۸۱ء کو ربوہ میں منعقد ہوگا۔ تمام مجالس کی حاضری لازمی ہے۔ ہر ضلع تین خودساختہ خیمے نصب کرے گا۔

(صدر عمومی خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

اعلانات نکاح

۱۔ مورخہ ۸ مئی ۱۹۸۱ء کو مولوی عبداللطیف صاحب طاہر مربی سلسلہ لاہور نے مسجد دارالذکر لاہور میں عزیزی لبنیٰ صابرہ بنت نصیر احمد صاحب متاسس مرحوم کا نکاح ڈاکٹر محمود مجید ابن ڈاکٹر عبدالمجید صاحب مرحوم کے ہمراہ بیس ہزار روپیہ حق مہر پر پڑھا اور پُرسوز دعا کروائی۔ احباب جماعت سے اس رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے درخواست دعا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس سے نیک ثمرات پیدا کرے۔ آمین

خواجہ عبدالمجید حرفت آٹو سینٹر پلازا اسکوئر رحیم منزل کراچی ۲

۲۔ میری بچی شائستہ نگہت کا نکاح ہمراہ عزیزم حمید الدین ابن غلام محی الدین خان صاحب مردان بحق مہر ۲۳۰۰۰ روپے مہر مکرم حاجی فضل الرحمٰن خان صاحب احمدی سیکرٹری رشتہ ناطہ نے میرے مکان واقعہ ہشتنگر کلے ہاتھیال ضلع مردان ۳۱ مئی ۱۹۸۱ء کو پڑھا۔ احباب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو دونوں خاندانوں کے لئے اپنے خاص فضل و کرم سے مثمر ثمرات حسنہ اور حسنات دارین سے نوازے۔ آمین

ماسٹر عبدالرحمٰن خان احمدی پنشنر ہشتنگر کلے ہاتھیال ضلع مردان

چندہ جات کی ترسیل کے بارے میں
تاکیدی اعلان

امراء کرام صدر صاحب و سیکرٹریان مال کو تاکید کی جاتی ہے کہ چندہ جات کی رقوم ارسال کرتے وقت ان کی تفصیل ضرور ہمراہ بھجوا دی جائے۔ تفصیل کے بغیر رقوم محسوب نہیں ہو سکتیں۔ جس کی وجہ سے بہت سی دقتیں پیدا ہو جاتی ہیں۔

(ناظر بیت المال آمد ربوہ)

۳۔ مکرم ناصر احمد صاحب الیکٹرک ورکس نواب شاہ نے بھی مبلغ ۲۵ روپے اعانت الفضل کے لئے بھجوائے ہیں۔

احباب کرام سے درخواست ہے کہ ان جملہ احباب کی دینی و دنیاوی ترقیات کے لئے دعا فرمائیں۔

(منیجر الفضل ربوہ)

چمپا کریم
چہرے کی خوبصورتی کے لئے
مشہور دواخانہ گوجرانوالہ

زمیندار حضرات متوجہ ہوں
فصلوں کی حفاظت اور زیادہ پیداوار کے لئے کیڑے مار ادویہ برائے کماد۔ مونجی۔ باتمات و دیگر فصلوں کے لئے دستیاب ہیں۔
میسرز زبیر برادرز ۱۰ وارڈ شمالی نزد پرائمری سکول

دمہ کورس ASTHMA COURSE
دمہ کیور ASTHMA CURE. ۱۵/-
دمہ ریلیف ASTHMA RELIEF. ۲۰/-
چھاتی ٹانک LUNGS TONIC ۵/-
چالیس روزہ کورس کی قیمت ۴۰/- روپے ڈاک خرچ و پیکنگ ۵/- روپے
لٹریچر مفت
کیور ویل میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی رجسٹرڈ پاکستان
لاہور۔ کراچی۔ ہیڈ آفس ربوہ۔ فون نمبر ۶۰۶/۶۰۷

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴